باب: 17

اَوّلُ خَاتِمُ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے مبارکہ اَوّلُ اور خَاتِمُ کی توضیح اس ایک حدیث سے ہو جاتی ہے کہ جس میں آپؐ نے فرمایا کہ "میں تخلیق آدم سے پہلے ہی خاتم النبیین کے وصف سے متصف تھا"۔

حضرت عرباضؓ بن ساریہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میں اللہ تعالیٰ کے ہاں (اس وقت بھی) ام الکتاب (لوح محفوظ) میں خاتم النبیین تھا
جب آدم ابھی خمیر سے پہلے مٹی میں تھے"۔

اسی حدیث کے حوالے سے مشہور صوفی اسکالر شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فصوص الحکم میں فرماتے ہیں کہ:

"سرّ ذاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، فردیت ہے۔ اس لیے کہ آپؐ اس نوعِ انسانی کے کامل ترفرد ہیں۔
لہٰذا حقیقتاً نبوت آپؐ ہی سے شروع ہوئی اور آپؐ ہی پر ختم ہوئی۔ آپؐ نبی تھے اور آدمؑ ہنوز
آب و گل میں تھے، (یعنی آدمؑ ابھی تشکیل کے مرحلے میں تھے)۔
پھر (آپؐ) اپنی نشاءت و خلقتِ عنصری کے لحاظ سے خاتم النبیین ہیں"۔

یوں تخلیق کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "اوّل الانبیاء" بنایا اور اس کے بعد اس دنیا میں بعثت کے اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "آخر الانبیاء" قرار دیئے گئے۔ دوسرے الفاظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت کے ملنے میں سب سے مقدم کئے گئے، مگر نبوت کے ظاہر کرنے میں سب سے موخر کئے گئے۔ تاکہ اولین و آخرین کے تمام فضائل و کمالات آپ کے دامن نبوت میں سمیٹے جائیں۔

خاتم کے معنی آخر کے ہیں۔اس کے ایک معنی مہر کے بھی ہیں،اور مہر، توثیق کے لیے خط کے آخر میں لگائی جاتی ہے۔ کچھ لوگ اس لفظ کے معنی افضل کے بھی نکالتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ و سلم بے شک افضل الانبیاءہیں، لیکن آپؐ آخرالانبیاء بھی ہیں۔ صرف "افضل الانبیاء" کے معنی لینااور "آخرالانبیاء" سے انکار کرنا درست نہیں۔

خاتم النبیین ہونے کے اس امتیاز کو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں ارشادفرماتے ہیں کہ :

"میری مثال اور دوسرے نبیوں کی مثال ایسے ہے کہ جیسے ایک شخص نے ایک مکان بنایااور اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایااور عمدہ بھی بنایا۔ لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔لوگ اس بات پر تعجب کرتے اور کہتے کاش اس ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی۔ وہ اینٹ میں ہوں اور خاتم النبیین ہوں"۔

راویان: جابر بن عبداللہؓ اور ابوہریرہؓ۔(حوالہ بخاری شریف: حدیث 3293 اور 3294)

قرآن مجید میں ہے:

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

{بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے(03:19)}

اس آیت کریمہ اور اوپر بیان کردہ حدیث مبارکہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اب تک جتنے ادیان آتے رہے وہ سب اسلام ہی تھے۔اللہ تعالیٰ اپنے ہر نبی کو اس وقت کی ضروریات کے مطابق احکامات جاری کرتا رہا۔اور تمام پیغمبر، دین اور شریعت کے نام پر جو کچھ انسانوں کے سامنے پیش کرتے رہے وہ سب منجانب اللہ ہی ہوتا رہا۔انبیاء صرف وہ وہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں جس کا ان کو حکم دیا جاتا ہے۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ . إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

{اور وہ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کرتے، یہ تو ایک وحی ہے، جو ان پر نازل کی جاتی ہے(53:03,04)}

جابرؓ بن عبداللہ سے مروی بخاری شریف کی حدیث 326 میں ہے کہ ارشاد نبیؐ ہے کہ ہر نبی کسی خاص قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا لیکن میں تمام نوعِ انسانی کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں۔ چناں چہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم، کسی خاص قوم کے لیے نہیں بلکہ تمام انسانوں کے لیے،اور قیامت تک کے لیے پیغمبر بناکر بھیجے گئے ہیں۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

{محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں

اور سب انبیاء کے آخر میں ہیں(33:40)}

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کے اس دین کی تکمیل ہوتی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا دینِ کامل عطا فرمایا گیا جو اب تمام انسانوں کے لئے کافی ہے۔اس لئے اب کسی اور دین کی ضرورت نہیں رہی۔ یہ کامل دین "اسلام" ہی ہے۔ حجۃالوداع کے موقع پر نازل آیت میں اللہ تعالی یہ اعلان فرماتا ہے کہ :

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

{آج میں نے تمھارے لیے تمھارے دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام اور پوری کر دی اور دینوں میں سے تمھارے لیے اسلام کو پسند کیا (05:03)}

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔اب صرف شریعتِ محمدیؐ پر عمل کیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایک ایسی کتاب عطا فرمادی ہے جو ہمارے لیے ایک مکمل نظام حیات ہے۔یہ قرآن رہتی دنیا تک اپنی اصل شکل میں باقی بھی رہے گا،کیوں کہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود اپنے سر لیا ہے۔قرآن مجید کی حفاظت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

{بے شک یہ قرآن ہم نے ہی اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے (15:09)}

تکمیل دین کے اس اعلان کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظتِ قرآن کا وعدہ ہمیں اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ اس قوم کو اب "رسالت" کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ چناں چہ رسالت کا یہ سلسلہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا گیا ہے۔انس بن مالکؓ سے مروی ذیل کی حدیث مبارکہ جو ترمذی شریف میں درج ہے،اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ :

اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَ

{اب نبوت اور رسالت منقطع ہو چکی ہے لہٰذا میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی}

قرآن مجید میں کئی آیات ایسی ہیں جو عقیدہ ختم نبوت کی اشارۃً تائید و تصدیق کرتی ہیں۔ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم "خاتم النبیین" ہیں اور آپؐ کو یہ نام اور یہ مقام قرآن مجید کا دیا ہوا ہے۔ لہذا اس ختم نبوت پر ہم سب کا ایمان لازمی ہے۔

نبوت ختم ہے تجھ پر، رسالت ختم ہے تجھ پر
ترا دیں ارفع و اعلی، شریعت ختم ہے تجھ پر

----- Ö -----